ترکی کے کتب خانے

(۳)

ثروت صولت

کتب خانہ جامع ایا صوفیہ

یہ کتب خانہ سلطان محمود اول (۱۷۳۰ء تا ۱۷۵۴ء) نے ۱۷۴۰ء میں قائم کیا تھا۔ محمود اول ایک علم دوست حکمراں تھا۔ اس نے اپنے عہد میں استنبول میں چار کتب خانے قائم کئے تھے۔(۲۹) ان ہی میں ایک ایا صوفیہ کا کتب خانہ ہے۔ فاتح کتب خانہ کی عمارت بھی اسی نے تعمیر کروائی تھی اور جامع نور و عثمانیہ کی تعمیر جس کے صحن میں ۱۷۵۵ء میں مشہور کتب خانہ تعیمر ہوا، اسی نے شروع کرائی تھی۔

ایا صوفیہ کے کتب خانہ میں کل ۵۰۹۷ کتابیں ہیں جن میں ۵۰۵۳ قلمی ہیں۔ اس کتب خانہ کی ایک فہرست جو ۳۹۸ صفحات پر مشتمل ہے ۱۳۰۴ھ میں شائع ہوچکی تھی۔ کسی نئی فہرست کا راقم‌الحروف کو علم نہ ہوسکا۔ ڈاکٹر محمد غوث صاحب نے ستمبر ۱۹۵۱ء میں استنبول میں ہونے والی مستشرقین کی کانفرنس کے موقع پر کتابوں کی نمائش میں کئی قیمتی مخطوطات دیکھے تھے جو ایا صوفیہ کے کتب خانہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان میں سے چند یہ ہیں:

(۱) معرفۃ انواع علم‌الحدیث: یہ رسالہ مقدمہ ابن صلاح کے نام سے مشہور ہے۔ مولف کی وفات ۶۴۵ھ میں ہوئی اور یہ نسخہ ۶۴۰ھ کا ہے۔ ایا صوفیہ کی فہرست میں اس نسخہ کا نمبر ۴۴۸ ہے۔

---

(۲۹) دولت عثمانیہ حصہ اول از محمد عزیز (دارالمصنفین، اعظم گڑھ) ص ۳۶۲۔

(۲) معرفۃ اصول الحدیث: یہ محدث حاکم نیشاپوری المتوفی ۴۰۹ھ کی تالیف ہے اور ۸۷۵ھ میں لکھا گیا۔ نسخہ کا نمبر ۹۴۴ ہے۔

(۳) ظفر نامہ: امیر خسرو المتوفی ۷۲۵ھ کی ترکی زبان کی کتاب ہے یہ نسخہ ۹۳۵ھ میں نقل ہوا۔ نمبر ۳۳۱۸ ہے۔

(۴) ادلۃ الرسمیۃ فی — الحربیہ: فنون حرب پر عربی زبان میں محمود بن منغلی کی تالیف۔ یہ کتاب ۷۷۰ھ میں لکھی گئی اور خیال ہے کہ یہ نسخہ مولف کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ نسخہ نمبر ۲۸۳۹۔

(۵) اغراض السیاسۃ فی علم الریاسۃ: الخطیب سمرقندی کی فارسی زبان میں تالیف ہے۔ ڈاکٹر محمد غوث کے خیال میں یہ مخطوطہ ۱۹۵۲ء تک شائع نہیں ہوا تھا۔

کتب خانہ عاطف آفندی

اس کتب خانہ کے بانی عاطف مصطفے آفندی متوفی ۱۷۴۲ء ہیں۔ عاطف آفندی سلطان محمد اول کے زمانے میں وزارت مالیہ میں ممتاز عہدوں پر فائز رہے۔ ۱۷۴۱ء میں وہ اپنی خواہش سے ملازمت سے علیحدہ ہوگئے اور حج پر گئے اور اسی سال انھوں نے استنبول کے محلہ وفا میں کتب خانہ قائم کیا۔ عاطف آفندی عالم اور شاعر تھے اور ترکی، عربی اور فارسی میں شعر کہتے تھے۔ ان کا دیوان موجود ہے۔ کتب خانہ کی عمارت کی ۱۹۰۵ء میں وزارت تعلیم کی طرف سے چار ہزار لیرا صرف کرکے مرمت کرائی گئی۔ کتب خانہ کے وقف نامہ میں جو ''وزارت حرمین،، میں جمع ہے کہا گیا ہے کہ کتابوں کو باہر نکال کر دوسروں کو نہ دیا جائے۔ کتب خانہ کے مہتمم، ماسور اور خادم باغیچہ میں واقع تین گھروں میں رہیں گے۔ کتب خانہ منگل اور جمعہ کے سوا ہر دن کھلا رہے گا۔ آفتاب طلوع ہونے کے ایک گھنٹہ کے بعد کھلے گا اور غروب ہونے سے دو گھنٹے پہلے بند کر دیا جائے گا۔

عاطف آفندی کے کتب خانہ میں کل ۲۹۹۷ کتابیں ھیں ۔ ان میں حیات انسائکلوپیڈیا کے مطابق ۲۰۸۵ اور یوروپا پبلی کیشنز کی کتاب کے مطابق ۲۸۰۰ قلمی کتابیں ھیں ۔ اس کتب خانہ کی کتابیں اٹھارھویں صدی کی کتابی صنعت کا نفیس نمونہ ھیں ۔ یہاں کی اہم کتابوں میں سلیم اول کا دیوان، پندرھویں صدی کے مشہور عالم ، ادیب اور مورخ ابن کمال(۳۰) کی کتاب ''اصلاح و ایضاح،، زمخشری کی کتاب المفصل اور شیخ سعدی کی کلیات شامل ھیں ۔

تذھیب کی ھوئی کتابوں میں دیوان سلطان سلیم، دیوان باقی(۳۱)، مثنوی مولانا روم اور دیوان حافظ قابل دید کتابیں ھیں ۔ ان کے علاوہ کتب خانہ میں انتہائی نازک اور حسین تصویرچوں (Miniatures) پر مشتمل منقش اور مطلا مخطوطات بھی ھیں ۔ ڈاکٹر محمد غوث نے اپنے مضمون میں اس کتب خانہ کی جن اہم کتابوں کا تذکرہ کیا ھے ان میں دو یہ ھیں :

(۱) التذکرۃالھرویہ فی حیل‌الحربیہ : یہ فنون حرب میں علی بن ابو بکر الہروی المتوفی ۶۰۲ھ کی تالیف ھے ۔ یہ نسخہ مولف کی زندگی ھی میں ۶۰۲ھ میں لکھا گیا تھا ۔ نسخہ کا نمبر ۲۰۱۸ ھے ۔

(۲) مقدمہ ابن خلدون : یہ مقدمہ ابن خلدون نے ۷۷۹ھ میں لکھا تھا اور یہ نسخہ اسی سال کا ھے ۔ نسخہ کا نمبر ۱۹۳۶ ھے ۔

کتب خانہ راغب پاشا

یہ کتب خانہ استنبول یونیورسٹی کی ادبیات فیکلٹی کے سامنے اردو جدہ سی پر واقع ھے ۔ اس کتب خانہ کے بانی راغب محمد پاشا (۱۶۹۸ء تا ۱۷۶۳ء)

---

(۳۰) کمال پاشا زادہ یا ابن کمال المتوفی ۱۵۳۳ء ترکی کے صف اول کے مصنف اور مورخ تھے ۔ انھوں نے عربی ، فارسی اور ترکی میں تقریباً تین سو چھوٹی بڑی کتابیں لکھیں ۔

(۳۱) باقی (۱۵۲۶ء تا ۱۶۰۰ء) جدید دور سے قبل عثمانی ترکی کے پانچ سب سے بڑے شعراء میں سے ایک تھا ۔

مصر، شام اور عراق میں اہم اعلی عہدوں پر فائز رہے اور آخر میں وزیر اعظم ہو گئے تھے اور چھ سال اس عہدے پر رہے ۔ انہوں نے اپنے زمانہ میں جو رفاھی کام کئے ان میں اناطولیہ کے دو اضلاع میں دلدلوں کو خشک کرانا اور حلب اور انطاکیہ کے درمیان پل اور برجوں کی تعمیر قابل ذکر ہے ۔ علم و فن کے ہر میدان میں ماہر تھے(۳۲) ۔ عربی اور فارسی مادری زبان کی طرح جانتے تھے ۔ اپنے دور کے ممتاز شاعر اور ادیب تھے ۔ دیوان راغب، سفینۃالعلوم اور رسالہ عروض ان کی تصانیف ھیں ۔ عربی اور فارسی سے ترکی میں جو ترجمے کئے وہ ان کے علاوہ ھیں ۔ کہا جاتا ہے کہ علم جفر سے بھی واقف تھے ۔

کتب خانہ بھی راغب پاشا کے رفاھی کموں میں سے ایک ہے ۔ یہ کتب خانہ انہوں نے اپنی زندگی کے آخری سال میں قائم کیا تھا ۔ کتب خانہ کی عمارت کی تعمیر کے دوران کمرہ کا گنبد گرگیا اور جب انہوں نے اس کو دوبارہ بنوایا تو مکمل ہونے کے چالیس دن بعد وفات پاگئے ۔

کتب خانہ میں The Middle East and Africa کے مطابق ۳۹۵۸ کتابیں ھیں جن میں ۲۲۰۰ قلمی ھیں ۔ حیات انسائکلوپیڈیا کے مطابق کل کتابوں کی تعداد ۲۳۳۹ ہے جن میں ۱۸۲۹ قلمی ھیں ۔ کتب خانہ حسب ذیل نوعیت کی کتابوں پر مشتمل ہے :

(۱) راغب پاشا کی کتابیں (۲) ینی مدرسہ کی کتابیں (۳) یحیی توفیق مدرسہ کی کتابیں (۴) مصلا مدرسہ کی کتابیں ۔

بیشتر کتابیں عربی کی ھیں کچھ کتابیں ترکی اور فارسی کی بھی ھیں ۔ نفعی(۳۳) نابی، ندیم اور دوسرے ترک شعراء اور مشہور شاعرہ خاتون فطنت خانم متوفی ۱۷۸۰ء کے دیوان اس کتب خانے میں موجود ھیں ۔

---

(۳۲) Türk Tarihi Dergisi جلد دواز دھم شمارہ ۶۹ مضمون جودت تورک آئے ۔

(۳۳) نفعی متوفی ۱۶۳۵ء نابی متوفی ۱۷۱۲ء اور ندیم متوفی ۱۷۳۰ء ترکی زبان کے سب سے بڑے کلاسیکی شعراء میں شمار ہوتے ھیں ۔

۱۸۹۲ء میں کتب خانہ کی فہرست تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف، ادبیات، تاریخ، جغرافیہ اور علم الهیت وغیرہ کے موضوعات کے تحت مرتب کی گئی تھی۔ اب یہ فہرست موضوع کے علاوہ مصنف اور کتاب کے ناموں کے لحاظ سے بھی مرتب کر دی گئی ہے۔

کتب خانہ کے وقف نامہ میں کہا گیا ہے کہ ہر شخص اس شرط کے ساتھ استفادہ کر سکتا ہے کہ کتابوں کو نقصان نہ پہنچے۔ اور یہ کہ کتب خانہ جمعہ کے سوا ہر دن آفتاب طلوع ہونے کے ایک گھنٹے بعد سے آفتاب غروب ہونے میں ڈیڑھ گھنٹہ رہ جانے تک کھلا رہے گا۔ کتب خانہ میں ایک حافظ کتب اول، ایک معاون اور ایک حافظ کتب ثانی اور ایک اس کا معاون ہوگا۔ کتابوں کی مرمت وقف کی آمدنی سے ہوگی اور سال میں ایک دفعہ چیکنگ ہوا کرے گی (۳۴)۔

ملت کتب خانہ

یہ کتب خانہ ۱۹۱۶ء میں محلہ فاتح میں فیض اللہ آفندی کے مدرسہ میں ایک علم دوست سرکاری عہدیدار علی امیری آفندی (۱۸۵۷ء تا ۱۹۲۴ء) نے قائم کیا تھا۔ علی امیری آفندی دیار بکر کے رہنے والے تھے۔ مختلف سرکاری محکموں میں خدمات انجام دیں اور پھر ملازمت چھوڑ کر استنبول میں رہائش اختیار کرلی۔ انھوں نے دیار بکر سے تعلق رکھنے والے علماء، شعراء اور شیوخ کے حالات پر ایک کتاب بھی مرتب کی تھی جو تذکرہ شعرائے آمد کے نام سے چھپی۔ دیار بکر کا قدیم نام آمد ہے۔

علی امیری نے بعض نادر کتابوں کو بھی تہذیب و ترتیب کے بعد شائع کیا مثلاً شہر ماردین کے ملوک ارتقیہ کی تاریخ جو کاتب فردی نے ۱۵۳۷ء میں لکھی تھی ایک مبسوط مقدمہ کے ساتھ ۱۹۱۲ء میں شائع کی۔

---

(۳۴) Türk Tarihi Dergisi جلد دوازدہم شمارہ نمبر ۶۹ مضمون جودت تورک آئے۔

دوسری اہم کتاب جو انھوں نے تلاش کرکے شائع کی وہ جام جم آئین ہے۔ یہ کتاب حسن بیاتی نے ۱۴۸۱ء میں لکھی تھی اور اوغز ترکوں کی تاریخ ہے جو آل عثمان کے اجداد تھے۔ علی اسیری نے یہ کتاب بھی ۱۹۱۵ء میں شائع کی (۳۵)۔

علی اسیری کو کتابیں جمع کرنے کا بہت شوق تھا اور اس سلسلے میں انھوں نے قیمتی اور نادر کتابوں کا بڑا اچھا ذخیرہ فراہم کرلیا تھا۔ ان ہی کتابوں کو وقف کرنے سے ملت کتب خانہ وجود میں آیا۔ بعد میں دوسرے کتب خانے بھی ملت لائبریری میں شامل کر دئیے گئے، لیکن ان سب کتب خانوں کو علیحدہ علیحدہ کمروں میں رکھا گیا ہے۔ اس وقت ملت کتب خانہ استنبول کا بہت ممتاز کتب خانہ ہے جس کی ۳۱۷۳۱ کتابوں میں سے ۱۰۷۰۱ قلمی ہیں۔

استنبول یونیورسٹی کا کتب خانہ

اس کتب خانہ کی بنیاد تو ۱۸۴۶ء میں اسی وقت رکھ دی گئی تھی جب یونیورسٹی کے قیام سے پہلے دارالفنون کے نام سے ترکی میں جدید تعلیم کا اعلیٰ ادارہ قائم ہوا تھا۔ لیکن موجودہ کتب خانہ کا آغاز ۱۹۲۴ء میں اس وقت ہوا جب دارالفنون کے شعبہ ہائے ادبیات، سائنس، دینیات اور قانون کی کتابیں اس کتب خانہ کو دیدی گئیں پھر دوسرے خانگی کتب خانے بھی اس میں شامل کر دئیے گئے۔ حکومت نے سلطان عبدالحمید ثانی کا کتب خانہ بھی اسی کو دیدیا۔ اس طرح استانبول یونیورسٹی کا یہ کتب خانہ ترکی کا ایک نہایت ممتاز اور قیمتی کتب خانہ بن گیا۔ ۱۹۳۴ء کے بعد سے ایک قانونی حکم کے تحت ترکی میں شائع ہونے والی ہر مطبوعہ کتاب کا ایک نسخہ اس کتب خانہ کو دینا لازمی ہے۔ اس وقت کتابوں کی تعداد کے لحاظ سے

---

(۳۵) Türk Edebiyati Tarihi از وصفی ماہر کوجاتورک ص ۱۹۷، ص ۲۱۱، ص ۲۹۹، اور ۳۰۹۔

استنبول یونیورسٹی کا یہ کتب خانہ بایزید عمومی کتب خانہ کے بعد شہر کا دوسرا سب سے بڑا کتب خانہ ہے اور قلمی کتابوں کے لحاظ سے سلیمانیہ کے بعد سب سے زیادہ کتابیں اسی کتب خانہ میں ہیں - کتابوں کی کل تعداد ۱۷۵۰۰۰ ہے جن میں ۲۱۱۷۱ کتابیں قلمی ہیں (۳۶) - یونیورسٹی کے مختلف شعبوں میں جو کتابیں ہیں وہ ان کے علاوہ ہیں -

ڈاکٹر محمد غوث لکھتے ہیں کہ :

"یہ کتب خانہ ساری دنیا میں خصوصی نوعیت کا حامل ہے - مطبوعہ کتابوں کے بڑے حصے کا موضوع مشرق ہے یا ترکی- مخطوطات ترکی، عربی اور فارسی میں ہیں - ان میں بے شمار ایسے نسخے شامل ہیں جو خطاطی، مصوری، نقاشی، اور جلد سازی کا بے مثل نمونہ ہیں - قرآن شریف کے نسخوں میں رق پر لکھے ہوئے نمونے بھی جو ابتدائی صدیوں کی یادگار ہیں موجود ہیں اور عرب، ایران، ترکستان، پاکستان و ہندوستان افغانستان اور عثمانی سلطنت کے مختلف علاقوں کے مشہور خطاطوں، عالموں اور حافظوں کے لکھے ہوئے مصاحف ابتدائی کوفی خط سے لیکر اعلیٰ درجہ کے نسخ و نستعلیق تک میں یہاں موجود ہیں" - ترکی زبان کے جو رسالے اور اخبار اس کتب خانہ میں ۱۹۵۱ء میں آئے تھے ان کی تعداد بالترتیب تین سو تیس اور دو سو تھی -

کتب خانہ میں دو قسم کی فہرستیں ہیں ایک ڈکشنری سسٹم پر اور دوسری تقسیم علوم کے مطابق - عربی اور فارسی کتابوں کی فہرستیں ان کے رسم الخط میں علیحدہ علیحدہ مرتب کی گئی ہیں اور قلمی کتابوں کی فہرست علیحدہ ہے - کتب خانہ کے مصور نسخوں کی فہرست مرتبہ فہمی ادھم قراتای ۱۹۳۳ء میں شائع ہو چکی ہے - فارسی مطبوعہ کتابوں کی فہرست

(۳۶) ڈاکٹر غوث صاحب نے یہ تعداد سترہ ہزار سات سو ۴۸ لکھی ہے- جب کہ ترکی کی حیات انسائیکلوپیڈیا میں یہ تعداد ۲۱۱۷۱ لکھی ہے- چونکہ دونوں کے زمانہ میں پندرہ سولہ سال کا فرق ہے اس لئے ہوسکتا ہے اس دوران میں کتابوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہو-

۱۹۳۹ء میں شائع کی گئی تھی وہ بھی فہمی ادھم کی مرتب کی ہوئی ہے اور دو سو صفحات پر مشتمل ہے - عربی مخطوطات کی ایک مطبوعہ فہرست جو ڈاکٹر محمد غوث کو پیش کی گئی تھی قرآن مجید اور متعلقہ علوم سے متعلق ۳۳۲ کتابوں کے تعارف پر مشتمل تھی اور عربی مخطوطات کی مجوزہ فہرست کی پہلی جلد تھی - یہ نہ معلوم ہوسکا کہ اب تک مزید کتنی فہرستیں چھپ چکی ہیں -

استنبول یونیورسٹی کا کتب خانہ یونیورسٹی کی مرکزی عمارت کے قریب ایک تین منزلہ عمارت میں قائم ہے - دارالمطالعہ کا وقت صبح سات بجے سے رات کے دس بجے تک ہے -

ترکی کے دوسرے شہروں کے کتب خانے

ترکی میں استانبول کے بعد ادرنہ، بروصہ اور انقرہ قلمی کتابوں کے سب سے بڑے مرکز ہیں - ویسے کتب خانے اور قلمی کتابیں ترکی کے چھوٹے چھوٹے قصبوں تک میں موجود ہیں - راقم الحروف ان میں سے جن کتب خانوں کا حال معلوم کرسکا ہے وہ حسب ذیل ہیں :

ادرنہ :

کتب خانہ سلیمیہ جو جامع سلیمیہ سے متعلق ہے اور ۱۵۷۰ء میں قائم ہوا تھا اس میں ساڑھے چھ ہزار کتابیں ہیں - قلمی نسخوں کی تعداد ایک ہزار تین سو ہے -

بروصہ :

بروصہ عثمانی ترکوں کا پہلا دارالحکومت تھا یہاں کئی کتب خانے ہیں جن میں اورخان جامع کے دو کتب خانے اور خان اور قرہ جی اوغلو بہت اہم ہیں - یہ جامع ۱۴۱۳ء کی تعمیر ہے - ان دونوں کتب خانوں میں ۳۵

هزار مطبوعه کتابوں کے علاوہ سات هزار قلمی کتابیں بھی هیں جن میں البیرونی اور اسمعیل(۳۷) حقی برصالی کے اپنے هاتھ کی لکھی هوئی کتابیں بھی هیں اور یه دنیا میں واحد نسخے هیں ۔ کتابیں عربی ، فارسی اور ترکی کی هیں ۔ ان میں شرعی فیصلوں کے ایسے ریکارڈ بھی هیں جو ترکی کی چودھویں تا بیسویں صدی کی اجتماعی تاریخ پر روشنی ڈالتے هیں(۳۸) ۔

اولو جامع میں جو بایزید یلدرم کی تعمیر ھے اور یشیل مدرسه (سبز جامع) میں جو سلطان محمد اول کی تعمیر ھے قیمتی قلمی کتابیں هیں ۔ ان میں ایک مطلا قرآن بھی ھے جو ۷۷۰ھ/۱۳۹۲ء میں لکھا گیا تھا ۔

ازمیر :

یہاں کا ملی کتب خانه ۱۹۱۲ء میں قائم کیا گیا تھا اور وزارت تعلیم کے تحت ھے ۔ اس کتب خانه میں ترکی کی تقریباً ۶۶ هزار اور مغربی زبانوں کی اٹھارہ هزار کتابیں هیں ۔ قلمی کتابوں کی تعداد ڈیڑھ هزار ھے ۔

ازمیر کے ایک دوسرے کتب خانه حصار سالپچی اوغلو میں جو ۱۷۷۵ء میں قائم هوا تھا سات هزار کتابیں هیں ، جن میں نو سو قلمی هیں ۔

قونیه :

قونیه سلاجقه روم کا دارالحکومت تھا اور ترکی کا اهم تاریخی شہر ھے جہاں مولانا روم کا مقبرہ ھے ۔ یہاں کی پبلک لائبریری میں جو ۱۹۴۷ء میں قائم کی گئی تھی بیس هزار کتابیں هیں جن میں چھ هزار سے زیادہ قلمی هیں ۔

---

(۳۷) اسمعیل حقی برصالی متوفی ۱۷۲۴ء بڑے کثیر التصانیف ترک مصنف تھے ۔ دینی علوم، تصوف، تاریخ، سوانح اور ادب پر تقریباً ایک سو کتابیں لکھیں ۔ شاعر بھی تھے ۔ یونس امرہ اور دیگر ترک صوفی شعراء کے کلام کی جو شرحیں لکھی هیں وہ بڑی اهم سمجھی جاتی هیں ۔

(۳۸) حیات ترکیه انسائکلو پیڈیا (ترکی زبان) ص ۱۹۱ ۔

اس کے علاوہ اسلامی فنون لطیفہ کے عجائب گھر میں جو مولانا روم کے مزار کے پاس واقع ہے قیمتی مخطوطات پائے جاتے ہیں، جن میں مثنوی کے نسخے اور مولانا روم کا دیوان کبیر قابل ذکر ہیں ۔ یہ سب سلجوقی عہد کی صنعت کتاب سازی کے بہترین نمونے ہیں ۔ مشہور ترک ادیب اور مصنف عبدالباقی گول پنارلی نے مولانا کے عجائب گھر کے مخطوطات کی ایک فہرست دو جلدوں میں مرتب کی ہے جو بالترتیب ۲۹۹ اور ۴۸۳ صفحات پر مشتمل ہے اور ترکی کی وزارت قومی تعلیم نے ۱۹۶۷ء اور ۱۹۷۱ء کی درمیانی مدت میں شائع کی ہے ۔(۳۹)

انقرہ :

اگرچہ عہد قدیم میں بھی انقرہ میں کئی ناسور اہل قلم ہوئے ہیں لیکن علمی میدان میں انقرہ نے حقیقی ترقی ترکی کا دارالحکومت بننے کے بعد کی ہے ۔ چنانچہ استنبول کے بعد سب سے زیادہ کتب خانے اسی شہر میں ہیں ۔ اگرچہ ان میں قلمی کتابیں زیادہ نہیں ہیں ۔ انقرہ کے اہم کتب خانوں کے نام، ان کا سال تعمیر اور کتابوں کی تعداد ذیل میں پیش کی جاتی ہے ۔

(۱) ترکی زبان کی انجمن کا کتب خانہ (۱۹۳۲ء)۔ تعداد کتب بارہ ہزار

(۲) ترکی انجمن تاریخ کا کتب خانہ (۱۹۳۱ء)۔ تعداد کتب پچاس ہزار

(۳) انقرہ یونیورسٹی کا کتب خانہ — تعداد کتب ۶۹ ہزار — یہ تعداد مرکزی کتب خانہ کی کتابوں کی ہے ۔ یونیورسٹی کے مختلف شعبوں کے کتب خانوں میں جو کتابیں ہیں ان کی تعداد تین لاکھ ۸۰ ہزار ہے ۔

(۴) مجلس کبیر ملی کا کتب خانہ (۱۹۲۰ء) ۔ یہاں ترکی زبان کی ۷۸۵۰۰، مغربی زبانوں کی ۹۳ ہزار اور عربی اور فارسی کی ایک ہزار کتابیں ہیں ۔ قلمی کتابوں کی تعداد پانچ سو ہے ۔

---

(۳۹) کیٹلاگ Turhan Kitabevi انقرہ ۱۹۷۳ء۔

(۵) معدنی تحقیقات کا کتب خانہ (۱۸۷۷ء)۔ تعداد کتب ۶۵ ہزار

(۶) مشرقی وسطیٰ کی ٹکنکل یونیورسٹی کا کتب خانہ (۱۹۵۶ء) ۔ تعداد کتب ایک لاکھ۔ اس کتب خانے میں ڈیڑھ ہزار اخبار اور رسالے آتے ہیں ۔ سب سے زیادہ تعداد انگریزی زبان کے اخبار اور رسالوں کی ہے ۔

(۷) ملی کتب خانہ (۱۹۴۶ء)۔ تعداد کتب ساڑھے چار لاکھ۔ قلمی کتابیں دو ہزار دو سو۔ کتب خانے میں دس ہزار مائیکرو فلمیں بھی ہیں اور دو ہزار تین سو اخبار رسالے آتے ہیں ۔

(۸) پبلک لائبریری (۱۹۲۲ء)۔ یہاں ترکی زبان کی ۲۱ ہزار اور مغربی زبانوں کی دس ہزار کتابیں ہیں۔ ایک ہزار دوسو قلمی کتابیں بھی ہیں ۔

(۹) خلق ایوی (۱۹۳۵ء) ۔ تعداد کتب بیس ہزار۔

ترکی کے دوسرے قصبوں میں جو اہم کتب خانے ہیں ان کے نام یہ ہیں :(۴۰)

(۱) کتب خانہ خلیل حامد پاشا (اسپارٹا) (۱۷۸۳ء)۔ تعداد کتب بیس ہزار ۔ ساڑھے آٹھ سو قلمی

(۲) کتب خانہ راشد آفندی (قیصری) ۔ ۱۷۹۲ء۔ چھ ہزار کتابیں، ایک ہزار قلمی

(۳) کتب خانہ تکیلی اوغلو (انتالیہ) ۔ ۱۹۲۴ء۔ کل پانچ ہزار کتابیں ۔ دو ہزار قلمی

(۴) کتب خانہ خلیل نوری بے (Bor) ۔ ۱۹۳۲ء۔ بارہ ہزار کتابیں، پانچ سو قلمی

---

(۴۰) استنبول سے باہر کے کتب خانوں کے نام اور تعداد کتب کا سب سے بڑا ماخذ یوروپا پبلی کیشنز کی کتاب The Middle East and N. Africa 1968-69, ہے ۔

(۵) کتب خانہ اتاترک یونیورسٹی (ارض روم)۔ ۱۹۵۷ء۔ سترہزار کتابیں

(۶) کتب خانہ گیدک احمد پاشا (افیون)۔ ۱۷۸۵ء۔ ۲۱ ہزار کتابیں

(۷) کتب خانہ عجائب گھر (سامسون)۔ تعداد کتب ۲۰ ہزار

(۸) کتب خانہ رضا نور (سنوپ)۔ سنوپ بحیرہ اسود کے کنارے ایک چھوٹا سا قصبہ اور بندرگاہ ہے۔ یہاں سلجوقی وزیر اعظم معین الدین پروانہ نے جو مولانا روم کے عقیدت مندوں میں تھا ۱۲۶۲ء میں ایک مدرسہ قائم کیا تھا جو اب تک موجود ہے۔ اس مدرسہ کے پاس ہی مشہور ترک مورخ ڈاکٹر رضانور (۱۸۷۹ء تا ۱۹۴۳ء) نے ایک کتب خانہ تعمیر کرایا تھا جہاں کئی ہزار قیمتی کتابیں موجود ہیں۔ ڈاکٹر رضانور نے ترکوں کی ایک تاریخ لکھی ہے جو بارہ جلدوں پر مشتمل ہے۔

(۹) عموسی کتب خانہ (قیصری)۔ سلاجقہ روم کا قونیہ کے بعد دوسرا اہم شہر قیصری تھا۔ یہاں کے عموسی کتب خانہ میں بڑی قیمتی کتابیں موجود ہیں۔ تعداد تو معلوم نہ ہوسکی لیکن اس کتب خانے کے رشید آفندی والے حصہ میں جس کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے چھ ہزار کتابیں ہیں جن میں ایک ہزار قلمی ہیں۔ اس حصہ میں اصول حدیث اور علم حدیث سے متعلق عربی مخطوطات کی ایک فہرست ۱۹۶۴ء میں استنبول سے شائع ہوئی تھی جو ایک سو صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ فہرست احمد اوکوتان نے مرتب کی اور وزارت قومی تعلیم کی طرف سے شائع کی گئی۔

اندرون ملک کے یہ وہ اہم کتب خانے ہیں جن کے متعلق میں معلومات جمع کرسکا ہوں۔ مگر یہ معلومات ہر لحاظ سے نامکمل ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اناطولیہ کا قریہ قریہ علم و ادب کی خوشبو سے معطر ہے اور یہ ایک بڑا افسوس ناک پہلو ہے کہ ہم اہل پاکستان جو ترکی سے اتنا قریبی تعلق رکھتے ہیں

علم و ادب کے ان خزینوں سے نہ صرف محروم ہیں بلکہ ناواقف بھی ہیں ۔

آخر میں اس مضمون کو میں ڈاکٹر محمد غوث صاحب کی اس عبارت کے ساتھ ختم کرتا ہوں کہ :

''یورپ اور دوسرے ملکوں کے بڑے بڑے کتب خانوں میں صرف چند ہزار عربی اور فارسی اور ترکی قلمی کتابیں ہیں، لیکن چونکہ ان کی تفصیلی فہرستیں بڑی محنت اور قابلیت سے مرتب کی گئی ہیں، بڑے اہتمام سے چھاپی گئی ہیں اور آسانی سے حاصل ہو جاتی ہیں اس لئے ان کی عام شہرت ہوگئی ۔ لیکن استنبول کے اس عظیم‌الشان ذخیرہ پر کچھ اصحاب اپنی عمریں صرف کر دیں گے، اس وقت اس کی اہمیت اور ندرت کا عام اندازہ ہوسکے گا ۔ ان کتابوں اور مخطوطات پر مختصر تبصرہ کے لئے بھی استنبول میں قیام کی ضرورت ہے بلکہ ساری عمر درکار ہے''۔

— — — —